سوال

(255) طلاق کی شرط پر اگلے سال میں یہ سودا خرید لوں گا۔۔۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بھول کر یہ قسم کھائی ۔۔۔ بھولنے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ۔۔۔ مجھ پر طلاق اگر میں اگلے سال یہ سودا نہ خریدوں ۔۔۔۔۔ اس صورت میں اگر وہ اگلے سال سودا نہ خریدے تو کیا واقعی اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی ؟ نہ خریدنے کی صورت میں اس پر کیا کفارہ ہو گا ؟ یاد رہے اس طرح طلاق وغیرہ کے ساتھ قسم کھانا اس کی ہرگز عادت نہیں ہے اور اب اس نے اللہ تعالی سے استغفار بھی کر لیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے کلام کے بارے میں خاوند کی نیت کے لحاظ سے حکم مختلف ہوتا ہے ،اگر اس سے اس کا مقصود اس سودے کے خریدنے پر اپنے آپ کو رغبت دینا اور انگیخت کرنا ہے اور سودا نہ خریدنے کی صورت میں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا مقصود نہ ہو تو اہل علم کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق قسم کے حکم میں ہو گی اور اسے قسم ہی کا کفارہ دینا ہو گا جو کہ دس مسکینوں کو نصف صاع ہر مسکین کے حساب سے کھجوریا جو اس علاقے کی خوراک ہو، کھلانا اور نصف صاع کی مقدار تقریباً ڈیڑھ کلو ہے لہٰذا اگر وہ دس مسکینوں کو اس حساب سے صبح یا شام کا کھانا کھلا دے یا انہیں ایسا لباس پہنا دے جس میں نماز جائز ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

اگر چیز نہ خریدنے کی صورت میں اس کا مقصود طلاق ہی ہے تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر اس نے واقعی وہی الفاظ استعمال کئے ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو اس سے ایک طلاق واقع ہو جائے گی لیکن مرد مومن کو چاہئے کہ اس طرح کے الفاظ کے استعمال سے اجتناب کرے کیونکہ بہت سے اہل علم کے نزدیک اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے سے مطلقاً طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ مقصود کچھ بھی ہو اور نبی کریم ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ ''جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین وعزت کو بچا لیا'' (متفق علیہ)

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 343